

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت شارع

جناب نورالہی صاحب ایڈووکیٹ - گجرات

(۲)

بحیثیت شارع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک منصب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے مطاع مطلق حاکم و فرمانروا ہیں۔ امام ابو بکر احمد بن علی حبشہ نے احکام القرآن کے باب وجوب طاعة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر کیا۔

قال الله تعالى (أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ) وقال تعالى: (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ) وقال تعالى: (وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ) وقال تعالى (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُونَكَ فِيمَا شَجَرَبَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا قُضِيَتْ وَيَسْتَلِمْوْا سَلِيمًا) فالله جل وعلا بهذا الآيات وجوب طاع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وایمان ان طاعته طاعة الله و آفاد بذالك ان معصيته، معصية الله وقال الله تعالى: (وَلِيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) فواعد على مخالفة امر الرسول وجعل مخالفة امر الرسول والممتنع من تسليم ما جاء به والشاك فيه خارجاً من الايمان بقوله تعالى (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

حَتَّىٰ يَحْكُمَ لَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُ فِيكَ أَنفُسُهُمْ حَرَجًا
وَمَا قَضَيْتَ دَٰلِلًا وَلَا يَسْلِمُونَ تَسْلِيمًا قِيلَ فِي الْحَرْجِ هَذَا أَنَّهُ الشَّكُ
دَوَىٰ ذَالِكُ عَنْ مُجَاهِدٍ وَأَصْلُ الْحَرْجِ الضِّيقُ وَجَائِزَانِ يَكُونُ الْمُرَادُ
التَّسْلِيمُ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ فِي وَجُوبِ تَسْلِيمِهِ وَلَا ضِيقَ صَدْرِهِ بَلْ
بِالشَّرَاحِ صَدْرٌ وَبَصِيرَةٌ وَلَيَقِينِ . وَفِي هَذِهِ الْأَيَّةِ دَلَالَةٌ عَلَىٰ أَنْ
مَنْ رَدَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَوْ أَمْرِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهُوَ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ سَوَاءٌ سَدَّ مِنْ جِهَةِ الشَّكِّ فِيهِ أَوْ مِنْ
جِهَةِ تَرْكِ الْقَبُولِ وَالْإِمْتِنَاعِ مِنَ التَّسْلِيمِ وَذَلِكَ يُوجِبُ مَا ذَهَبَ
إِلَيْهِ الصَّحَابَةُ فِي حُكْمِهِمْ بِارْتِدَادِ مَنْ أَمْتَنَعَ مِنْ آدَاءِ الزَّكَاةِ
وَقَتْلِهِمْ وَسَبْيِ ذُرَارِيهِمْ لِأَنَّ اللَّهَ حَكَمَ بَانَ مِنْ لَعْنِ سَلَامِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَائِهِ وَحُكْمِهِ فَلَيْسَ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ

ترجمہ :- ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ

کی (النساء - ۵۹) - ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے اذن

سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء - ۶۴) - جو رسول کی اطاعت کرے

اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء - ۸۰) - پس اے نبیؐ تیرے رب کی

قسم وہ ہرگز مومن نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ وہ اپنے جھگڑاؤں میں تجھے

فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلہ تو کرے اس کی طرف سے اپنے

دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اُسے پوری طرح تسلیم کریں (النساء - ۶۵)

ان آیات میں اللہ جل و علا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے

وجوب کی تاکید فرمائی اور بیان کیا کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

اور علیٰ ہذا القیاس رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا : رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو دُرُودِ نَاجَاہِیہ کہ وہ کسی فتنے

میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے (النور - ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی پر وعید سنائی ہے اور رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کو تسلیم نہ کرنے والے یا اس میں شک کرنے والوں کو خارج از ایمان قرار دیا ہے۔ یہ مضمون سورۃ النساء کی مندرجہ بالا آیت ۶۵ میں بالصراحت بیان کیا گیا ہے: مجاہد کی روایت کے مطابق اس آیت میں لفظ ”حرج“ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد شک ہے اور بنیادی طور پر حرج کا مفہوم تنگی ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے فیصلے کو بغیر کسی شک کے پورے شرح صدر اور بصیرت و یقین کے ساتھ تسلیم کیا جائے اور اس کے خلاف اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کی جائے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام یا اس کے رسولؐ کے احکام میں سے کسی حکم کو رد کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا خواہ اس نے ایسا کسی شک کی وجہ سے کیا یا اس حکم کو تسلیم و قبول کرنے سے انکار کی بنا پر کیا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے مانعینِ زکوٰۃ کے ارتداد اور انہیں قتل اور ان کی ذریت کو قتل کرنے کا جو حکم دیا وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم کو تسلیم نہ کیا وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مآخذِ قانون قرار دیا ہے۔

فرمایا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ (النساء- ۶۵)

ترجمہ: ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔ پھر اگر تمہارے

درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اُس کو اللہ اور رسول کی طرف بھیج دو
اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور یومِ آخر پر۔
نواب صدیق حسن خاں نے ”نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام“ میں اس آیت
کے ذیل میں تحریر کیا ہے :

طاعة الله عز وجل هي امتثال اوامر ونواهيه و
طاعة رسول الله صلى الله عليه وسلم هي فيما امر به ونهى
عنه - قال المحافظ ابن القيقبي ”اعلام الموقعين“
امر الله تعالى بطاعته وطاعة رسوله واعاد الفعل اعلماً
بان طاعة الرسول تجب استقلالاً من غير عرض ما
امر به على الكتاب - بل اذا امر وجبت طاعته مطلقاً
سواء كان ما امر به في الكتاب اوله يكن فيه ، فانما اوتي
الكتاب ومثله معه -

توجہ: ”اللہ عز وجل کی اطاعت سے مراد اس کے اوامر ونواہی کی
تعمیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ان کاموں میں ہے
جن کا آپ نے حکم دیا ، یا جن سے آپ نے منع فرمایا - حافظ ابن القیم
نے ”اعلام الموقعین“ نے بیان کیا ہے - اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور
اپنے رسول کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے اور (الرسول کے ساتھ) فعل (اطيعوا)
کا اعادہ کیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ رسول کے احکام کی اطاعت مستقل طور
پر واجب ہے خواہ یہ احکام ”الكتاب“ میں درج ہوں یا نہ ہوں کیوں کہ
آپ کو ”الكتاب“ دی گئی اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور نعمت
عطا کی گئی۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - فِي ظِلَالِ الْقُرْآنِ جلد دوم پارہ پنجم کے ص ۲۰ پر مندرجہ
بالآیت کے تحت لکھا ہے:

وَاللَّهُ وَاجِبٌ إِلَّا طَاعَةً وَمِنْ خِصَالِصِ الْوَهْيَةِ أَنْ يَسْنَ
الشَّرِيعَةَ - فَشَرِيعَتُهُ وَاجِبَةٌ التَّنْفِيزُ - وَعَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَطِيعُوا اللَّهَ - بِتَسْلُوعٍ - رَ - أَنْ يَطِيعُوا الرَّسُولَ - بِسَالِهِ
مِنْ هَذِهِ الصِّفَةِ صِفَةُ الرِّسَالَةِ مِنَ اللَّهِ طَاعَةُ أَذْنٍ مِنْ
طَاعَةِ اللَّهِ - الَّذِي أَرْسَلَهُ بِهَذِهِ الشَّرِيعَةِ بَيِّنَاتٍ لَهَا
لِلنَّاسِ فِي سُنَّتِهِ.. وَسُنَّتُهُ وَقَضَاؤُهُ - عَلَى هَذَا - جَزْءٌ مِنْ
الشَّرِيعَةِ وَاجِبِ النِّفَازِ.. وَالْإِيمَانُ يَتَعَلَّقُ - وَجُودًا وَعَدَمًا -
بِهَذِهِ الطَّاعَةِ وَهَذَا التَّنْفِيزُ - بِنَصِّ الْقُرْآنِ : إِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ..

ترجمہ :- اور اللہ کی اطاعت واجب ہے - اور اللہ تعالیٰ کی الوہیت
کے خصال میں سے یہ امر ہے کہ وہ وشریعت عطا کرے اور اس کی شریعت
کا نفاذ واجب ہے - اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ
اولاً اللہ کی اطاعت کریں اور رسول کی اطاعت کریں - کیونکہ آنحضرت
اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب رسالت پر مامور کئے جانے کی بنا پر اطاعت
کے مستحق ہیں - آپ کی اطاعت اللہ کے اذن سے ہے جس نے آپ کو یہ
شریعت دے کر بھیجا اور یہ فریضہ آپ کے سپرد کیا کہ آپ اپنی سنت کے
ذریعہ سے اس شریعت کی تشریح و توضیح کریں - چنانچہ آپ کی سنت اور
آپ کے فیصلے واجب النفاذ شریعت کا حصہ ہیں اور آدمی کا ایمان شریعت
کی اطاعت اور اس کے نفاذ پر منحصر ہے، جیسا کہ نص قرآنی -
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - میں بیان
کیا گیا ہے -

مندرجہ بالا اقسام کے تشریحی اختیارات کے علاوہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اختیارات کے لیے مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ فرمائی جائیں۔
 ۱۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

(سورة الحشر - ۷)

ترجمہ: ”جو کچھ رسول تمہیں دے اُسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

ب۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (الأنفال - ۲۴)

ترجمہ: ”اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو، جبکہ رسول تمہیں اُس چیز کی طرف بلائے جو زندگی بخشنے والی ہے۔“

ج۔ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ لِيُحِلَّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمَ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف - ۱۵۷)

ترجمہ: ”(یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی اتمی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لڑے ہوئے تھے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔“

پہلی آیت میں لفظ ”ما“ عام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اہم و نواہی

کو شامل ہے۔ اس لیے آنحضرتؐ کے تمام احکام واجب التسلیم شریعت ہیں۔ سید قطب شہید نے ”فی ظلال القرآن“ کی آخری جلد میں اس آیت کو اسلام کا دستوری نظریہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

فسلطان القانون فی الاسلام مستمد من هذا التشريع جاء به الرسول - صلى الله عليه وسلم - قرآنًا أو سنةً والأمة كلها والإمام معها لا تنك ان تخالف عما جاء الرسول - فاذا شرعت ما يخالفه لم يكن لتشريعها هذا سلطان، لانه فقد السند الاول الذي يستمد منه السلطان... وهذه النظرية تخالف جميع النظريات البشرية الموضوعية، بما فيها تلك التي تجعل الأمة مصدر السلطان بمعنى ان الأمة ان تشريع لنفسها ما تشاء، وكل ما تشريعه فهو ذو سلطان - فمصدر السلطات في الاسلام هو شرع الله الذي جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم والأمة تقوم على هذا التشريع وتحرسها وتنقذها - والإمام نائب عن الأمة في هذا - وفي هذا تنحصر حقوق الأمة - فليس لها ان تخالف عما أتاها الرسول في أي تشريع -

ترجمہ: ”اسلام میں قانون کی طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ پوری امت اور ان کے امام کو یہ اختیار نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی شریعت کی مخالفت کر سکے۔ جب امت کوئی ایسی قانون سازی کرے جو شریعت (نبوی) کے خلاف ہو تو اسے کوئی قانونی جواز حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ قانون سازی اس بنیادی سند و حجت سے محروم ہے جس پر قانون کی طاقت کا انحصار ہے۔ اسلام کا یہ نظریہ انسانوں کے بنائے ہوئے جملہ نظریات کے خلاف ہے۔ کیونکہ دیگر وضعی نظریات (باقی صفحہ ۴۱)